احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 16 دسمبر 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 16 دسمبر 2002ء 11 شوال 1423 ہجری 16 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 284

قرآن کا ظاہر و باطن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

قرآن کی تمام آیات کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔

(تفسیر محی الدین ابن العربی برحاشیہ عرائس البیان جلد اول ص3)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں، لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے۔ اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپروا ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے، یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا، تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ (لوگوں) کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں۔ اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی (۔)

(فرمانبرداروں) کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش (لوگ) سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو لا انتہا برکات سے حصہ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 140-141)

نظارت تعلیم القرآن کے زیر انتظام

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

20 جنوری تا 9 فروری 2003ء ربوہ میں ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کے زیر انتظام قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ عربی گرائمر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائے گا۔ محترم امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اضلاع سے اس کلاس میں شرکت کیلئے کم از کم دو ایسے نمائندگان ضرور بھجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق بھی رکھتے ہوں۔ کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنے اپنے علاقہ میں جا کر احباب کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سکھائیں اور اساتذہ تیار کرنے میں ذیلی تنظیموں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اس کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کو امراء کرام یا صدران اپنا تصدیقی خط ضرور دیں۔ اس کے بغیر کلاس میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔

(نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

امن کا سفیر

مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب OBE، سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ کو انٹرنیشنل فیڈریشن برائے امن عالم کی طرف سے ''امن کے سفیر'' (Ambassador of Peace) کا اعزاز دیا گیا۔ یہ اعزاز ان چیدہ چیدہ افراد کو دیا جاتا ہے جن کی انسانیت کے لئے خدمات مثالی ہوں۔ انسانیت کے لئے خدمات میں اخلاقی اقدار کی بہتری، خاندانی نظام کے استحکام، بین المذاہب رواداری، مفاہمت اور تعاون کے علاوہ عالمی ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے خدمات شامل ہیں۔

امن عالم کے لئے انٹرنیشنل فیڈریشن کے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ امن عالم کے لئے ایسا ماحول پیدا کیا جائے جو نسلی، قومی اور مذہبی امتیاز سے بالا ہو اور ساری انسانیت کو متحد کرنے کا باعث ہو اور اس میں زندگی کے دونوں پہلوؤں (یعنی روحانی اور مادی) میں ہم آہنگی قائم رکھی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کے لئے ہر پہلو سے بابرکت فرمائے۔ (اخبار احمدیہ برطانیہ 2002ء)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1953ء ①

جنوری حضور کی تحریک جلسہ سالانہ 52ء کے مطابق اس سال کے شروع میں جماعت نے سات نفلی روزے رکھے یہ روزے ہر سوموار کو رکھے گئے۔

جنوری آل پاکستان مسلم لیگ کے اجلاس ڈھاکہ کے بعد مخالفین احمدیت نے فیصلہ کیا کہ اگر حکومت پاکستان نے 22 فروری 53ء تک ان کے مطالبات تسلیم نہ کئے تو وہ ختم نبوت کی باغی حکومت کے خلاف ڈائریکٹ ایکشن کریں گے۔

15 جنوری حضرت مرزا کبیر الدین صاحب لکھنوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

31 جنوری – 2 فروری جماعت کے وفود کی ہوم سیکرٹری پنجاب سے ملاقات۔

کیم فروری سرگودھا میں ایک احمدی میت کی تدفین کے خلاف مزاحمت کی گئی۔

13 فروری حضرت مصلح موعود نے خطبہ جمعہ میں جماعت کو قیام امن کی احتیاطی اور حفاظتی تدابیر بتائیں اور فرمایا ''اگر یہ لوگ جیت گئے تو ہم جھوٹے ہیں لیکن اگر ہم سچے ہیں تو یہی لوگ ہاریں گے'' نیز فرمایا کوئی احمدی اپنی جگہ نہ چھوڑے۔

(الفضل 15 فروری 53ء)

22,20 فروری جماعت کے ایک وفد نے گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات کی۔

23 فروری جماعت کے خلاف مغربی پاکستان خصوصاً صوبہ پنجاب میں فسادات کے شعلے بھڑک اٹھے۔

27 فروری روزنامہ الفضل کو جو لاہور سے شائع ہوتا تھا حکومت نے ایک سال کے لئے بند کر دیا۔ اس خلا کو ''فاروق'' کے ذریعہ پورا کیا گیا جس کا پہلا پرچہ 4 مارچ کو شائع ہوا۔ مگر دوسرے پرچہ 11 مارچ کے بعد اسے بھی بند کرنا پڑا۔

27 فروری حضرت مصلح موعود نے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کے باقاعدہ قیام کا اعلان فرمایا پہلے چیئر مین حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس تھے۔ روحانی خزائن، ملفوظات، مجموعہ اشتہارات اور تفسیر کبیر کا سیٹ اسی ادارہ نے شائع کیا۔

28 فروری حضرت مصلح موعود نے بیت مبارک ربوہ میں سورۃ مریم سے درس القرآن کا آغاز فرمایا جو مارچ 58ء میں تفسیر کبیر جلد 4 کی شکل میں شائع ہوا۔

28 فروری فسادات کے ایام میں حضور نے جماعت کے نام پیغامات کا سلسلہ شروع کیا جو 27 مارچ تک جاری رہا۔

فروری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں شعبہ تحریک جدید کا قیام۔

3 مارچ جماعتوں تک حضور کے پیغامات پہنچانے اور تازہ حالات سے مطلع کرنے کے لئے حضور نے دفتر اطلاعات قائم فرمایا۔ 20 مارچ کو اسے دفتر ریکارڈ سے موسوم فرمایا۔ یہ انتظام 30 مارچ تک جاری رہا۔

3 مارچ حضور نے جماعت کے نام تفصیلی پیغام دیا جو ہفت روزہ فاروق کے پہلے پرچہ 4 مارچ میں شائع ہوا اس میں فرمایا ''خدا میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا''۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

56

پرحکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

بادشاہوں کے نام خطوط

صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے عرب کے چاروں اطراف میں تبلیغی مہم شروع کی۔ اور حکمرانوں کو خطوط لکھے۔ یعنی شمال میں روم کی مشہور سلطنت کے شہنشاہ قیصر کے نام شمال مشرق میں ایران کی مشہور سلطنت کے شہنشاہ کسریٰ کے نام، مشرق میں یمامہ کے رئیس ہودہ بن علی مغرب میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام جو عرب کے مقابل پر براعظم افریقہ میں ایک عیسائی حکومت تھی۔ شمال میں عرب کی حدود کے ساتھ متصل ریاست غسان کے حاکم کے نام جو قیصر کے ماتحت تھا۔ عرب کے جنوب میں یمن کے رئیس کے نام، عرب کے مشرق میں بحرین کے والی کے نام۔ اس طرح آپؐ نے عرب کے چاروں اطراف میں اسلام کا پیغام پہنچایا ان میں سے نجاشی نے آپؐ پر ایمان لا کر برکت حاصل کی۔

مناسب حال دعوت کا طریق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہر طبقہ کے انسانوں کو مناسب حال دعوت کرنے کا طریق سیکھے۔ بعض کو باتوں کا ایسا ڈھنگ ہوتا ہے کہ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ لیتے ہیں اور اس سے ناراضی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ بعض ظاہر میں خبیث معلوم ہوتے ہیں جن سے ناامیدی ہوتی ہے مگر وہ قبول کر لیتے ہیں اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہیں اور ان پر بہت کچھ امید پیدا ہوتی ہے مگر وہ قبول نہیں کرتے اس لئے قول موجہ کی ضرورت ہے جس سے آخرکار فتح ہوتی ہے۔

ایہو ہنگی کیمیا جو کوئی جانے بول

(ملفوظات جلد پنجم ص 440)

متلاشیان حق کا اکرام اور مہمان نوازی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آ کر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔ چارپائی بچھائی جائے۔ خادموں نے کہا آپ خود اپنا اسباب اتروائیں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت مسیح موعود کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضرت مسیح موعود کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضرت مسیح موعود نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے۔ حضرت مسیح موعود نے یکہ پر سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا۔ اور کہ میں ساتھ ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ تھے اور وہ سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضرت مسیح موعود نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لیا۔ حضرت مسیح موعود نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان پر بستر کرائے۔ اور ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے۔ اور خود ہی فرمایا کیونکہ اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں۔ اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرضیکہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے مہیا فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا۔ اگر یہاں آ کر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد جب تک وہ مہمان ٹھہرے رہے حضرت مسیح موعود کا یہ معمول تھا کہ روزانہ ایک گھنٹہ کے قریب ان کے پاس آ کر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو صبح کا وقت تھا۔ حضور نے دو گلاس دودھ کے منگوائے اور انہیں فرمایا یہ پی لیجئے۔ اور نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے ساتھ گئے۔ راستہ میں گھڑی گھڑی ان سے فرماتے کہ آپ تو مسافر ہیں آپ یکہ پر سوار ہو لیں۔ مگر وہ سوار نہ ہوئے۔ نہر پر پہنچ کر انہیں سوار کرا کر حضور واپس تشریف لائے۔

(رفقاء احمد جلد چہارم۔ روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب صفحہ 100)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

انیسویں صدی میں جنوبی ایشیا کے لئے دو جلالی نشانوں کا ظہور

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے ☆ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

جنوبی ایشیا میں مسلم قوم کے علاوہ بھاری تعداد ہندو مت اور سکھ دھرم کے نام لیواؤں کی آباد ہے۔ انیسویں صدی میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دونوں کیلئے جلالی نشانوں کا ظہور ہوا۔

ہندوؤں پر اتمام حجت

ہندو مت کے لئے پنڈت لیکھرام کا نشان تھا جو پوری شان کے ساتھ منصۂ شہود میں آیا چنانچہ ایک غیر از جماعت بزرگ عالم دین اور اہل قلم جناب مولوی سمیع اللہ خاں صاحب فاروقی جالندھری نے قیام پاکستان سے قبل نذیر پرنٹنگ پریس امرتسر سے ''اظہار حق'' کے نام سے 32 صفحات پر مشتمل ایک معلومات افروز مقالہ سپرد اشاعت فرمایا جس میں ''مرزا صاحب کی پیشگوئیاں'' کے زیر عنوان حضرت اقدس کی جن وقوع پذیر ہونے والی واضح اور عالمی پیشگوئیوں کا تذکرہ کیا ان میں پنڈت لیکھرام سے متعلق پیشگوئی کو خاص طور پر شامل کرتے ہوئے نمبر 2 پر لکھا کہ:-

''پنڈت لیکھرام کی وفات کی مرزا صاحب نے پیشگوئی کی اور کہا کہ عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہوگی۔ یعنی لیکھرام کی وفات اور عید کا دن متصل ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پنڈت لیکھرام عید کے دوسرے دن مقتول ہوئے۔ یقیناً یہ بات انسان کے بس کی نہیں ہے۔ ایک شخص عرصہ پہلے یہ کہدے کہ فلاں شخص فلاں موقعہ پر قتل ہوگا اور پھر ایسا ہی ہو یقیناً **اس قسم کے واقعات انسانی عقل سے بہت بالا ہیں**'' (صفحہ 14-15)

موحد سکھ قوم پر اتمام حجت

جہاں تک حضرت بابا نانک کی موحد سکھ قوم کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود کو راجہ دلیپ سنگھ سے متعلق ایک آسمانی انکشاف ہوا جو سراسر مخالف حالات و ماحول اور بظاہر ناممکن ہونے کے باوجود پوری آب و تاب سے معرض وجود میں آیا:-

''اگست 1902ء کا واقعہ ہے کہ حضرت اقدس نے اس دلی تمنا اور قلبی خواہش کا اظہار فرمایا کہ اپنے دلائل صداقت سے متعلق حروف تہجی کے اعتبار سے ایک ایسا نقشہ چھاپ دیا جاوے جس میں نشانات و تائیدات سادیہ درج ہوں۔ اس ضمن میں حضور نے بطور نمونہ الف سے د تک اپنے قلم مبارک سے بعض واضح پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی اور لفظ ''د'' کے تحت آخر پر تحریر فرمایا:-

''اسی مد میں دلیپ سنگھ کے ناکام ہونے کی پیشگوئی ہے ابھی اس کے آنے کی کوئی بھی خبر نہیں تھی''
(الحکم 10 ستمبر 1902ء صفحہ 7 کالم 2)

مسیح موعود کے قلم مبارک سے تفصیل

بعد ازاں اس اجمال کی تفصیل حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم مبارک سے درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائی۔

''جب دلیپ سنگھ کی نسبت اخباروں میں بار بار بیان کیا گیا تھا کہ وہ پنجاب میں آئے گا تب **مجھے دکھایا گیا کہ وہ ہرگز نہیں آئے گا بلکہ روکا جائے گا اور میں نے قریباً پانسو آدمیوں کو اس پیشگوئی سے مطلع کیا تھا اور ایک اشتہار میں جو دو ورقہ تھا اجمالاً اس پیشگوئی کو لکھا تھا چنانچہ آخر کار ایسا ہی ظہور میں آیا''**
(حقیقۃ الوحی صفحہ 236 طبع اول اشاعت 15 مئی 1907ء)

حضرت مصلح موعود کی مزید وضاحت

سیدنا حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں اس عظیم الشان اور معرکہ آرا نشان کی مزید وضاحت ذیل میں زینت قرطاس کی جاتی ہے۔ فرمایا:-

''جب پنجاب کو انگریزوں نے فتح کیا تو مصالح ملکی کے ماتحت راجہ دلیپ سنگھ صاحب کو جو وارث تخت پنجاب تھے مگر ابھی چھوٹی عمر کے تھے انگریز ولایت لے گئے وہ وہیں رہے اور ان کو واپس آنے کی اجازت نہیں دی گئی یہاں تک کہ پنجاب پر انگریزی قبضہ پوری طرح ہوگیا۔ غدر کے بعد دہلی کی حکومت بھی مٹ گئی اور کسی قسم کا خطرہ نہ رہا اس وقت راجہ دلیپ سنگھ صاحب بہادر نے پنجاب آنے کا ارادہ کیا اور عام طور پر مشہور ہوگیا کہ وہ آنے والے ہیں۔ حضرت اقدس کو الہاماً بتایا گیا کہ وہ اس ارادے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے بہت سے لوگوں کو خصوصاً ہندوؤں کو اس کے متعلق اطلاع دیدی اور ایک اشتہار میں اشارۃً لکھ دیا کہ ایک نووارد رئیس پنجاب کو ابتلاء پیش آئے گا۔ جس وقت یہ الہام شائع کیا گیا کسی کو خیال بھی نہ تھا کہ وہ ہندوستان آنے سے روک دیئے جائیں گے بلکہ یہ خبر خوب گرم تھی کہ عنقریب وہ ہندوستان پہنچنے والے ہیں مگر اسی عرصے میں گورنمنٹ کو معلوم ہوا کہ راجہ دلیپ سنگھ صاحب کا ہندوستان میں آنا مفاد حکومت کے خلاف ہوگا کیونکہ جوں جوں ان کے آنے کی خبر پھیلتی جاتی تھی سکھوں میں پرانی روایات تازہ ہوکر جوش پیدا ہوتا جاتا تھا اور ڈر تھا کہ ان کے آنے پر کوئی فساد نہ ہوجائے۔ آخر عدن تک پہنچنے کے بعد وہ روک دیئے گئے اور یہ روک دیئے جانے کی خبر اس وقت معلوم ہوئی جب کہ لوگ یہ سمجھ چکے تھے کہ اب وہ چند ہی روز میں داخل ہندوستان ہوا چاہتے ہیں سکھوں کی امیدوں کو اس سے سخت صدمہ پہنچا لیکن اللہ عالم الغیب وذوالجلال کا جلال ظاہر ہوا کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس وقت پڑھ لیتا ہے جب وہ خود اپنے خیالات سے واقف نہیں ہوتے''۔
(انوار العلوم جلد 7 صفحہ 540-541 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مورّخ پنجاب اور دلیپ سنگھ کی ناکامی

سرزمین پنجاب کی تاریخ پر مسلمان اہل قلم اور سکھ ودوانواں نے بہت کچھ لکھا ہے اور اس میں دلیپ سنگھ کے واقعات پر مفصل روشنی ڈالی ہے جس کے مطالعہ سے اس نشان کی عظمت بے حد نمایاں ہوکر سامنے آتی ہے کیونکہ اس میں خاص طور پر نہ صرف راجہ دلیپ سنگھ کے برطانوی حکومت کے منظور نظر ہونے کی تفصیلات موجود ہیں بلکہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نہ صرف برطانوی حکومت کی انتظامیہ بلکہ برطانوی پارلیمنٹ نے اس کے سفر ہندوستان کی منظوری دی تھی تاریخ پنجاب سے متعلق اس لٹریچر سے راجہ دلیپ سنگھ کی ناکامی اور عبرتناک انجام کا واضح نقشہ کھینچا گیا ہے۔

مثلاً شمس العلماء خان بہادر سید محمد لطیف ممبر ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال و دکن لا سوسائٹی ایشیاٹک پیرس (فرانس) (ولادت 1845ء وفات 27 جنوری 1885ء) اپنی کتاب ''تاریخ پنجاب'' میں رقم طراز ہیں:-

''کم سن مہاراجہ دلیپ سنگھ کو بنگالی فوج کے ڈاکٹر سر جان لوگن کی اتالیقی میں دے کر شمال مغربی صوبوں کی طرف اور اس کے بعد اس کی والدہ مہارانی چندکور یا جنداں کے ساتھ انگلستان بھیج دیا گیا۔ اس کے تمام ذاتی اثاثے اور جواہرات اس کے سرپرستوں کے حوالے کر دیے گئے۔ تمام سرکاری ملکیت عوامی فروخت کے لئے رکھ دی گئی۔ حالانکہ ان تدابیر کو لوگوں کے درمیان کچھ جوش و خروش پیدا کرنے کا باعث قرار دیا گیا، اس کے باوجود وہ اپنی طرف سے کسی جوش و خروش کے اظہار کے بغیر اپنی اطاعت بجالاتے رہے۔ ڈاکٹر لوگن کی دانشمندانہ معاونت اور رہنمائی کے تحت دلیپ سنگھ نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا اور سوفولک میں وسیع و عریض جاگیریں حاصل کر کے ایک انگریز معزز شہری بن گیا۔ اس نے شان و شوکت اور دانشمندی کا چال چلن اپنایا اور ملکہ نے اس کے ساتھ ہمدردانہ برتاؤ کیا اور ضیافتوں پر مدعو کر کے اسے عزت بخشی۔ سرکاری مواقع پر وہ نہایت قیمتی جواہرات سے مزین پوشاک میں آتا تھا۔ وہ اکثر دربار میں حاضری دیتا اور سیاستدان اور شہری اس کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ اس نے ایک مصری عیسائی خاتون سے شادی کرلی، جس سے اس کی اولاد بھی ہوئی۔ چنانچہ کئی سال تک پرامن اور پرآسائش زندگی بسر کرنے کے بعد اس کے مزاج میں اچانک تبدیلی واقع ہوئی۔ جب اس نے اپنے وطن پنجاب کا دورہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو اسے **حکومت کی طرف سے ہندوستان کا سفر کرنے کی اجازت مل گئی**۔ اس کے فوراً بعد اس نے نہ صرف گوروکی پاہل حاصل کر کے دوبارہ اپنا پرانا مذہب اختیار کرلیا بلکہ پنجاب کے چند پرانے سرداروں نے مشکوک خط

وکتابت کا سلسلہ شروع کردیا۔حکومت نے اس شخص کی اس کارروائی کی مذمت کی، جسے انگریزوں کی روٹی پر پروان چڑھایا گیا تھا اور اس پر مہربانی وشفقت سے عنایات کی گئی تھیں۔لہٰذا اسے واپس انگلستان آنے کا حکم دیا گیا لیکن اس نے بے نیازی کا اظہار کیا۔اس کی عیسائی بیوی دکھ کے باعث انگلستان میں انتقال کرگئی۔ اس کی مفسد ماں بدنام زمانہ چندکور (یا جنداں) جس کی خواہش اور سازشوں کے باعث خاص طور پر رنجیت سنگھ کی سلطنت اتنی تیزی سے روبہ زوال ہوئی،قریباً اندھی ہوگئی۔لہٰذا شکستہ دلی اور پست حوصلہ کے ساتھ وہ پہلے ہی 1863ء میں انگلستان میں انتقال کرچکی تھی اور اس کی آخری آرام گاہ لندن کے مضافات میں بنی''۔

(ترجمہ صفحہ 1047۔ناشر تخلیقات لاہور۔سن اشاعت نومبر 1994ء)

یادرہے اصل تالیف انگریزی زبان میں ہے جس کا نام ہے "History of the Punjab" مولف نے اس کا دیباچہ جھنگ میں 20 مارچ 1889ء کو سپرد قلم کیا۔اس کا دوسرا ایڈیشن 1997ء میں سنگ میل پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا۔ اس دوسرے انگریزی ایڈیشن کے 573-574 صفحہ پر مندرجہ بالا واقعہ شامل اشاعت ہے۔

سکھ وودوان۔راجہ کے عبرتناک

انجام پر ماتم کناں

سکھ لٹریچر میں ''تواریخ گورو خالصہ'' کو ایک مستند دستاویز تصور کیا جاتا ہے۔اس کے مرتب بھائی گیان سنگھ جی گیانی تھے کتاب تین جلدوں پر مشتمل تھی جو وزیر ہند پریس امرتسر میں بیسویں صدی کے اوائل میں طبع ہوکر سکھ حلقوں میں بہت مقبول ہوئی۔

گیان سنگھ صاحب نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کی ناکامی ونامرادی اور ذلت ورسوائی کا دردناک منظر درج ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے۔

''مہاراجہ دلیپ سنگھ کی حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند وکٹوریہ کے دربار گوہربار میں بڑی عزت تھی۔حضور قیصر ہند ان کو فرزند دلبند کے خطاب سے یاد فرماتی شاہی دعوتیں اور جلسوں میں مہاراجہ صاحب کو شامل کیا جاتا اور وہیں مہاراجہ صاحب نے ایک مصری لیڈی سے شادی کرلی۔جس سے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئے''۔

مہاراجہ نے ملک شفق میں ایک بڑا بھاری علاقہ بھی خرید رکھا تھا جس کو انہوں نے 1887ء میں باجازت قیصر ہند وپارلیمنٹ پنجاب میں آنے کی اونہگ یعنی خوشی میں اشرفیوں میں خریدا ہوا علاقہ کوڑیوں میں بیچ ڈالا۔ کیونکہ ان کو پارلیمنٹ سے اپنے خاص ملک پنجاب آنے کی اجازت ہوگئی تھی مگر نصیب نہ ہوا کئی ایک پنجابی اور کوہستانی رئیسوں کی جو اس کے سامنے اپنی عزت دربار وائسرے میں کم ہوئی مانتے تھے شکایت کرنے پر لارڈ ڈفرن صاحب بہادر نے پارلیمنٹ میں لکھ بھیجا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے پنجاب یا ہندوستان میں آنے پر ایک بڑا بھاری غدر ہوجانے کا شبہ کامل ہے۔اس لئے مہاراجہ کو ملک عدن میں ہی روکا گیا۔اس وقت اتفاقیہ جو ملک ہو اسی کو فتح کرکے انگریزی سکھ فوج کا جہاز وہاں آکر ٹھہرا۔اور وہ مہاراجہ کو ملی تو مہاراجہ وہیں ان سکھوں سے امرت چکھ کر پھر سکھ مذہب میں آگیا۔اس سے اور بھی سرکار کو زیادہ شک ہوگیا۔اب مہاراجہ نے پیچھے لنڈن میں واپس جانا سراسر ہتک ونقصان سمجھ کر ایک سوداگر کے سٹیم بوٹ پر سوار ہوکر ملک فرانس کی راہ لی۔اور ان کی مہارانی بموجب حکم پارلیمنٹ معہ اپنے اطفال کے لنڈن کو واپس کی گئی۔ جہاں وہ مہاراجہ کے ہجر میں بیمار ہوکر گزر گئیں۔ادھر مہاراجہ صاحب فرانس میں چند ماہ ٹھہر کر ملک روس میں چلے گئے۔سچ ہے قسمت ہر جگہ انسان کے ساتھ رہتی ہے۔جس اخبار نویس مہاراجہ کے دوست نے جو شہزادہ روس کا خاص الخاص دوست تھا۔ وزیر اس کے ساتھ مہاراجہ کی ملاقات کرادی تھی۔اس نے وعدہ امداد کا بھی کیا تھا۔لیکن بقضائے الٰہی وہ اخبار نویس وزیر ہر دو انہیں ایام میں راہی ملک عدم ہوگئے ادھر انہی ایام میں سردار ٹھاکر سنگھ سندھانوالیہ جو مہاراجہ کا سچا مددگار ورفیق تھا۔اور ان کے پیچھے معہ اپنے ہرسہ فرزند اں وکنبہ پنجاب کو چھوڑ کر مقام پانڈیچری علاقہ فرانس میں جا رہا تھا گزر گیا۔باقی اس چٹھی کے جواب نے جو مہاراجہ نے ملک فرانس میں سے چھپوا کر امداد کے خواہاں پنتھ خالصہ کی خدمت میں روانہ کی تھی بالکل مہاراجہ کی کمر توڑ ڈالی۔کیونکہ اس کا جواب مہاراجہ کے منشاء کے برخلاف تھا۔ادھر مہاراجہ کے چلے جانے کے بعد ان کا بڑا وکٹر دلیپ سنگھ جو ایک فوج کا جنرل بہت لائق تھا گزر گیا۔ اور مہارانی بھی ان کے ہجر میں گزر چکی تھی۔ ان وجوہات کے باعث نہایت کم حوصلہ ہوکر جب مہاراجہ نے دیکھا کہ سوائے ملکہ مہربان کے زیر سایہ رہ کر اور کوئی دوسری صورت آرام چین سے زندگی بسر کرنے کو نہیں تو انہوں نے **حضور قیصر ہند سے اپنے قصور کی معافی مانگ کر اپنے تمام اس قسم کے دعویٰ اور درخواستوں سے جو انہوں نے ایک مدت سے اپنے جدی حقوق اور جائیداد کے واپس پانے کے لئے پارلیمنٹ میں دائر کر رکھے تھے دست برداری کرلی**۔جس پر حضور قیصرہ ہند نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کا قصور معاف کردیا۔اور اس کو پھر ولایت میں اسی اعزاز واحترام سے جو اس کا وہاں سابق میں ہوتا تھا واپس بلالیا۔اگرچہ اس طرح مہارانی نیم خدا کی مہربانی کے ساتھ مہاراجہ نے 1891ء کو پھر لنڈن واپس آکر اپنی بودوباش کرلی تھی۔مگر موت کو اس کا وہاں رکھنا نامنظور ہوا''

اس مہاراجہ کو ملکوں کے سیر کرنے کی بہت عادت پڑ رہی تھی۔اس لئے سیر کو گیا ہوا **فرانس ملک کے ایک پیرس نام شہر کے ہوٹل میں اتنی زیادہ شراب پی کر سویا۔ پھر کروٹ نہ لی۔ 22 راکتوبر 1893ء کو فوت ہوگیا**۔اور اس کی نعش لنڈن میں لاکر جہاں مقام محل الیڈن میں ان کی بڑی مہارانی مدفون تھی وہیں وہ دفن کی گئی۔ایک پتھر ان کی یادگار میں بدیں مضمون کندہ.........کرا کر قبر پر لگایا گیا''۔

''دلیپ سنگھ مہاراجہ والی لاہور جی سی ایس، آئی نے 4 ستمبر 1838ء کو پیدا ہوکر پچپن سال ڈیڑھ ماہ زندہ رہ کر 22 راکتوبر 1893ء کو راہی ملک عدم ہوا''

(حصہ سوم جلد اول صفحہ 331-332 مطبوعہ جولائی 1925ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں ؎

ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھاوے کہ ہے کہاں
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی نشاں سے ہے
سچ ہے کہ سب ثبوت خدائی نشاں سے ہے

سید حنیف احمد قمر مربی سلسلہ سیرالیون

جماعت احمدیہ سیرالیون کے زیر اہتمام

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے تحت ہونے والے چند جلسوں کی مختصر جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں تاکہ دنیا بھر کے عشاقان محمد ﷺ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بو (Bo) جماعت

جماعت احمدیہ بو (Bo) نے سیرت النبی ﷺ کا جلسہ شہر کے کمیونٹی ہال میں منعقد کیا۔ تمام احباب اور احمدیہ سکول کے طلباء وطالبات سکول گراؤنڈ میں جمع ہوئے اور ایک مترتب جلوس کی شکل میں ''صل علی نبینا' صل علی محمد'' کا راگ الاپتے ہوئے کمیونٹی ہال کی طرف روانہ ہوئے۔اہل شہر نے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد مکرم محمد یوسف خالد صاحب مربی سلسلہ نے ''آنحضرتؐ بحیثیت رحمۃ اللعالمین'' کے موضوع پر فاضلانہ رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ کی تقریر ختم ہونے پر S.L.B.S ریڈیو اور FM96.5 ریڈیو نے آپ کا انٹرویو لیا اور سردار دوجہاں کے اسوۂ حسنہ اور سیرت کے مختلف پہلوؤں کے بارہ میں صحافیوں نے سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

اس انٹرویو کا دورانیہ 30 منٹ کا تھا۔ یہ انٹرویو دو دفعہ نشر ہوا۔ (25 رمئی کی شام اور 26 رمئی کی صبح) اور ایک کثیر تعداد نے اس کو سنا۔ علاوہ ازیں دیگر احباب نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اپنی اپنی تقاریر میں اجاگر کیا۔

گوری سٹریٹ (فری ٹاؤن)

فری ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر گوری سٹریٹ احمدیہ بیت ہے۔ مورخہ 14 رمئی مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون ایک بجے کے قریب بیت الذکر پہنچے اور ڈیڑھ بجے خطبہ دیا۔ جمعہ کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے جوابات دئے۔ یہ دلچسپ مجلس ساڑھے تین بجے تک جاری رہی۔

بعدہٗ جلسہ سیرت النبی ﷺ کا باقاعدہ آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی صدارت مکرم ایف۔ ایس۔ بنگورہ صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم امیر صاحب نے ''آنحضرت ﷺ کے معجزات'' بیان کرکے ان کے مختلف دلکش پہلو اجاگر کئے۔ خطاب ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔

مکرم ایم۔ مالا صاحب نے ''ہجرت مدینہ'' مکرم جمال الدین محمود صاحب نے ''فتح مکہ'' اور مکرم یوسف طورے صاحب نے ''آنحضرت ﷺ کا پاکیزہ بچپن'' کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ ان مدلل تقاریر کے بعد اختتامی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ اس جلسہ میں 65 احمدی اور 10 غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ آخر پر سب احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

Kissi Up-Hill

24 رمئی کو کسی اپ ہل کی جماعت نے بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ نماز جمعہ کے بعد پاابوکانو صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم محمد مانسرے صاحب امام کسی اپ ہل نے آنحضرت ﷺ کے حالات زندگی بیان کئے اور نصیحت کے رنگ میں بیان کیا کہ ہمیں اپنی زندگیاں اس کے مطابق ڈھالنی چاہئیں۔

اس کے بعد مکرم عبداللہ صاحب نے ''آنحضور ﷺ کے اخلاق فاضلہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ جلسہ ایک گھنٹہ تیس منٹ تک جاری رہا جس میں تین اور احباب نے بھی تقاریر کیں۔ اختتامی دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

باقی صفحہ 7 پر

لیبارٹری کے 9 شعبوں میں 100 سے زائد ٹیسٹوں کی سہولت فراہم کی گئی ہے

فضل عمر ہسپتال کی پیتھالوجی لیبارٹری کا تعارف

بعض ٹیسٹ ایسے ہیں جو سال میں ایک یا دو بار ہر فرد کو ضرور کرانے چاہئیں

ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب پیتھالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ

پیتھالوجی لیبارٹری کسی بھی ہسپتال کا ایک نہایت اہم حصہ ہوتی ہے۔ خصوصاً دور حاضر میں تشخیص امراض کے لئے لیبارٹری ٹیسٹوں کی اہمیت اور زیادہ ہوگئی ہے۔ اب ان ٹیسٹوں کی مدد سے نہ صرف بیماری کی جلد تشخیص ممکن ہوچکی ہے بلکہ بعض ٹیسٹ بیماری ظاہر ہونے سے قبل ہی اس کی نشاندہی کر کے ہمیں آنے والے خطرے سے خبردار کردیتے ہیں۔

یوں ہم مختلف احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اس بیماری پر قابو پاسکتے ہیں یا کم ازکم اس میں تاخیر ڈال سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں صحت کا معیار دوسرے ممالک سے بہت بہتر ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے ٹیسٹوں کے نتائج سے باخبر رہتے ہیں اور کسی بھی بے قاعدگی کی صورت میں فوراً پرہیز یا علاج کا سہارا لے لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر شوگر یا ذیابیطس کی خطرناک بیماری کو ہی لے لیں، پسماندہ یا ترقی پذیر ممالک کے لوگوں کو عموماً یہ بیماری ہو جانے کے بہت بعد اس کی خبر ہوتی ہے اور اس سے پہلے یہ بیماری بہت سے نقصانات انسانی جسم کو پہنچا چکی ہوتی ہے۔ خاص طور پر دیہاتوں میں رہنے والے افراد یا وہ افراد جو لیبارٹری یا میڈیکل کی سہولیات تک رسائی نہیں رکھتے۔ کئی سالوں تک یہ بیماری اپنے اندر لئے پھرتے ہیں۔ جب کہ اپنی صحت سے باخبر افراد بعض اوقات یہ بیماری شروع ہوتے ہی شناخت کر لیتے ہیں۔ گویا جتنی زیادہ صحت کی آگاہی کسی معاشرے میں ہوگی، اتنی ہی جلد بیماریوں کی تشخیص ممکن ہوگی اور اسی تناسب سے صحت کا معیار بھی اس معاشرے میں عمدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کی پیتھالوجی لیبارٹری میں تمام اہم اور بنیادی ٹیسٹ جو انسانی صحت اور عمومی بیماریوں کی تشخیص کے لئے ضروری ہیں، ان کی سہولت موجود ہے۔ ذیل میں ہسپتال کی پیتھالوجی لیبارٹری کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

فضل عمر ہسپتال پیتھالوجی لیبارٹری 24 گھنٹے مریضوں کی خدمت کے لئے کھلی رہتی ہے۔ اس کے عملہ میں ایک پیتھالوجسٹ کے علاوہ سات لیبارٹری اسسٹنٹ موجود ہیں۔

ٹیسٹ کروانے کا طریقہ کار

ٹیسٹ کروانے کے مریض استقبالیہ (Reception) میں داخل ہوتا ہے۔ جہاں لیبارٹری اسسٹنٹ اس کا سیمپل (Sample) لیتا ہے۔ استقبالیہ میں مریضوں کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مرد حضرات اور خواتین کے لئے الگ الگ واش رومز مہیا کئے گئے ہیں ایک وقت میں تیس سے زائد مریضوں کے بیٹھنے کا انتظام ہے۔

پرائیویٹ مریضوں کے لئے ایک سہولت یہ رکھی گئی ہے کہ کوئی بھی ٹیسٹ کروانے کے لئے ہسپتال کی پرچی بنوانا ضروری نہیں۔ ایسے مریض صرف ادائیگی واجبات (Payment) کی رسید دکھا کر اپنی مرضی سے یا کسی بھی ڈاکٹر کے لکھے ہوئے ٹیسٹ کروا سکتے ہیں۔ نیز مریض کسی بھی وقت ٹیسٹ کروانے کے لئے سیمپل دے سکتا ہے۔ ٹیسٹوں کے نتائج عموماً 2 گھنٹے تک تیار ہو جاتے ہیں تاہم بعض ٹیسٹ ایسے ہیں جن میں زیادہ وقت لگتا ہے یا وہ ہفتے کے مخصوص دنوں میں Batches کی صورت میں کئے جاتے ہیں۔ اس صورت میں مریض کو نتائج حاصل کرنے کا دن یا تاریخ بتا دی جاتی ہے۔

لیبارٹری کے شعبہ جات

کام کی تقسیم کے اعتبار سے لیبارٹری کو مندرجہ ذیل شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ بلڈ کیمسٹری

اس شعبہ میں خون کے وہ ٹیسٹ شامل ہیں جن میں خون میں موجود مختلف مرکبات (Substances) مثلاً شکر (Sugar)، کولیسٹرول (Cholesterol) یوریا (Urea) یا مختلف اینزائمز (Enzymes) کی پیمائش کی جاتی ہے۔

اس وقت لیبارٹری میں تمام اہم مرکبات کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ جن میں چند اہم ٹیسٹوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

Sugar, Urea, Cholesterol, Bilirubin, Uric Acid, Iron, Sodium, Potassium, Calcium, Chloride, Bicarbonate etc.

ان کے علاوہ جگر کے افعال کے تمام ٹیسٹ یعنی Liver profile یا Liver function Tests گردے کے افعال کے ٹیسٹ Renal Kidney Profile یا Function Tests دل کے افعال کے ٹیسٹ یا Heart Profile اور چکنائیوں کی مقدار کے ٹیسٹ یا Lipid Profile کی تمام رینج (Range) دستیاب ہے۔

مندرجہ بالا ٹیسٹوں کے لئے ایک نئی مکمل خودکار کمپیوٹرائزڈ مشین کیمسٹری اینالائزر (Analyser) حال ہی میں خریدی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دو نیم خودکار (Semi Automatic) مشینیں ہمارے پاس پہلے سے موجود ہیں۔ حسب ضرورت مندرجہ بالا تمام ٹیسٹ ان میں سے کسی بھی مشین پر کئے جاسکتے ہیں۔ چھوٹی مشینوں کو بھی بڑی خودکار مشین کے مطابق Calibrate کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا ٹیسٹوں میں سے دو مخصوص ٹیسٹ ایسے ہیں جن میں خون میں موجود سوڈیم اور پوٹاشیم کی پیمائش کی جاتی ہے یہ دونوں ٹیسٹ ایک مخصوص مشین Flame Photometer سے کئے جاتے ہیں۔ شعبہ کیمسٹری کے تحت تقریباً 28 مختلف ٹیسٹ اس وقت کئے جارہے ہیں۔

کوالٹی کنٹرول

ٹیسٹوں کے رزلٹ کی Accuracy اور کوالٹی کو بہترین بنانے کے لئے کوالٹی کنٹرول کے سٹینڈرڈ طریقے کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مارکیٹ سے ایسے سٹینڈرڈ نمونے جنہیں (Quality Control Sera) کہتے ہیں اور جن کی Value پہلے سے معلوم ہوتی ہے، ان کو صبح سب سے پہلے مشین میں Run کیا جاتا ہے۔ اور باقی تمام ٹیسٹ انہی کنٹرولز کے مطابق کئے جاتے ہیں۔

اس طریقے سے روزانہ کنٹرول لگا کر مریضوں کے نتائج کی بہترین کوالٹی ممکن بنائی جارہی ہے۔

2۔ ہیماٹالوجی

پیتھالوجی لیبارٹری کا دوسرا اہم شعبہ ہیماٹالوجی ہے جس میں خون کے روٹین ٹیسٹ سے لے کر خون کے سرطان کے ٹیسٹ اور ہڈیوں کے گودے کے معائنے تک کی تمام رینج (Range) شامل ہے۔ خون کے مکمل روٹین معائنے کے لئے بھی ایک نئی مکمل خودکار Fully Automatic کمپیوٹرائزڈ مشین Haematology Analyser خریدی گئی ہے۔ یہ مشین خون کے تینوں قسم کے خلیات کی تعداد، ان کی جسامت کی پیمائش سمیت 20 اہم Parameters کا نتیجہ ایک منٹ میں دیتی ہے۔ جن سے خون کی کمی کی تشخیص کے علاوہ اس کی وجہ کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ اس مشین کے لئے خون کی قلیل مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک قطرے کے آدھے حصے کے برابر خون سے بھی ان 20 Parameters کے درست نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے مشین میں ایک مخصوص آلہ Micropippet Adapter نصب کیا گیا ہے۔ جو شیشے کی ایک نہایت باریک نلکی میں حاصل کئے گئے خون سے یہ ٹیسٹ کرتا ہے۔

ان 20 ٹیسٹوں کے علاوہ بھی اگر کسی ٹیسٹ کی ضرورت ہو تو اس کی سہولت لیبارٹری میں موجود ہے مثلاً خون میں ملیریا کے جراثیم (Malarial Parasite)

کا ٹیسٹ اسی طرح خون کے سرخ خلیات کی خاص قسم (Reticvlocyte Count) کا ٹیسٹ خون کی سلائیڈ بنا کر کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ خون کی کمی یا خون کے سرطان کی تشخیص کے لئے کئے جانے والے ٹیسٹ Peripheral Blood Film اور ہڈیوں کے گودے کے معائنے Bone Marrow Examination کی سہولت بھی الحمد للہ لیبارٹری میں موجود ہے۔

اسی شعبہ میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ بھی کئے جاتے ہیں۔

BT, CT, PT, APTT, ESR, etc.

اسی طرح اس شعبہ میں 30 مختلف ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں۔

3۔ مائیکروبیالوجی

پیتھالوجی لیبارٹری کا تیسرا اہم شعبہ Microbiology کہلاتا ہے جس میں مختلف جراثیمی بیماریوں کی تشخیص کی جاتی ہے۔ پاکستان کے موجودہ رجحان کے مطابق مخصوص جراثیم بیکٹیریا کے کلچر ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ اس ٹیسٹ کو Culture and Sensitivity Tests کہتے ہیں۔ اس میں سیمپل میں موجود بیکٹیریا کو خاص ماحول میں کلچر (Culture) کیا جاتا ہے۔ پھر اس جراثیم کو آئسولیٹ (Isolate) کرنے کے بعد مختلف اینٹی بائیوٹک ادویات کے ساتھ ٹیسٹ کیا جاتا ہے کہ کون کونسی دوا اس مخصوص بیکٹیریا کے خلاف مؤثر ثابت ہوسکتی ہے۔ اسی ٹیسٹ کے ذریعہ ہی خون میں موجود بیکٹیریا کا سراغ لگایا جاتا ہے پھر ان کو علیحدہ کرنے کے بعد ان کے خلاف مؤثر دوا کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں پیتھالوجی کی یہ شاخ بہت ترقی کر چکی ہے جب کہ ہمارے ملک میں ابھی تک خاطر خواہ ترقی اس میدان میں نہیں ہوئی۔ بہرحال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں یہ ٹیسٹ ہو رہے ہیں اور ابھی ارتقائی منازل میں ہیں۔ اس شعبہ میں 13 مختلف ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں۔

4۔ سائٹالوجی

اس شعبہ میں مختلف سیمپلز میں موجود خلیات (Cells) کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعے کینسر کے خلیات کی تشخیص بھی کی جاسکتی ہے۔ عموماً وہ مریض جن کے پھیپھڑوں یا پیٹ میں پانی جمع ہو جاتا ہے، اس پانی (Fluid) میں موجود خلیات سے سرطان جیسی بیماری کی تشخیص بھی کی جاسکتی ہے۔

5۔ سیرالوجی

ہماری لیبارٹری کا ایک بہت اہم شعبہ Serology ہے جس میں مندرجہ ذیل اہم ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں۔

1-HBsAg. 2-HCVAb. 3-HIV. 4-Syphilis Test. 5-RA Factor. 6-ASO Titre. 7-ANA Factor. 8-CRP Test. 9-Widal Test.

ان ٹیسٹوں میں ہیپاٹائٹس B، C، ایڈز، ٹائیفائیڈ وغیرہ کے اہم ٹیسٹ شامل ہیں۔

6۔ یورالوجی

اس شعبہ میں پیشاب (Urine) کے جملہ ٹیسٹ شامل ہیں۔ اس میں یورن کا روٹین معائنہ اور حمل (Pregnancy) ٹیسٹ وغیرہ شامل ہیں۔ پیشاب کا عام معائنہ خصوصاً گردے کے افعال اور انفیکشن جانچنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

7۔ بلڈ گروپنگ

اس شعبہ میں خون کے گروپ کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ نیز انتقال خون کے لئے تمام Screening Tests اور ڈونر کے خون کو مریض کے خون سے کراس میچ کرنے کا ٹیسٹ Compatibility Test کئے جاتے ہیں۔

8۔ ایلائزا ٹیسٹ

یہ نہایت اہم ٹیسٹ ہیں جو ایک جدید تکنیک ایلائزا (Elisa) یعنی Enzyme Linked Immuno Sorbent Assay کے ذریعے کئے جاتے ہیں تا حال اس سلسلے کے مندرجہ ذیل چھ ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں۔ 1,T3. 2,T4. 3,TSH

یہ تین ٹیسٹ تھائیرائیڈ غدود کے افعال کی عکاسی کرتے ہیں اور انتہائی اہم ٹیسٹ ہیں۔ دیگر ٹیسٹوں میں ایک ٹیسٹ Serum Ferritin خون میں فولاد کی ایک قسم کی پیمائش کا ٹیسٹ ہے جب کہ بقیہ دو ٹیسٹ میں HBsAg ہیپاٹائٹس B کا اور HCV-Ab ہیپاٹائٹس C کے اینٹی باڈی کا حساس ٹیسٹ شامل ہے۔

حسب ضرورت ان ٹیسٹوں میں مزید اہم ٹیسٹ بھی شامل کئے جائیں گے۔ (انشاء اللہ)

9۔ متفرق ٹیسٹ

ان تمام شعبہ جات کے علاوہ کچھ متفرق ٹیسٹ بھی کئے جاتے ہیں جن میں T.B کا ایک ٹیسٹ Mantoux Test کے علاوہ Semen، CSF، Stool، Sputum اور B.J پروٹین کے ٹیسٹ شامل ہیں۔

سپیشل پیکیج

مندرجہ بالا تمام ٹیسٹوں کے علاوہ مریضوں کی سہولت کے لئے کچھ اہم ٹیسٹوں کے گروپ بنا کر Special Packages کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے۔ مثلاً بعض ٹیسٹ ایسے ہیں جو ہر فرد کو سال میں کم از کم ایک دو مرتبہ ضرور کروانے چاہئیں یا بعض ٹیسٹ ایسے ہیں جو 40 سال سے زیادہ عمر کے افراد کو باقاعدگی سے کروانے چاہئیں۔ ان Packages کی مزید تفصیل کے لئے آپ فضل عمر ہسپتال پیتھالوجی لیبارٹری سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے کا فائدہ یہ ہوگا کہ اپنی صحت سے باخبر رہنے کے خواہش مند احباب اپنی مرضی سے کوئی Package چن کر حسب ضرورت متعلقہ ٹیسٹ کروا سکتے ہیں، انہیں ٹیسٹوں کے نام بھی یاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ صرف Package Number کا حوالہ دے کر وہ ٹیسٹ کروائے جاسکتے ہیں۔

خلاصہ

تمام شعبہ جات کو ملا کر اس وقت 100 سے زائد مختلف ٹیسٹوں کی سہولت الحمد للہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی پیتھالوجی لیبارٹری میں موجود ہے۔ مزید معلومات کے لئے احباب دفتری اوقات میں لیبارٹری سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34549 میں سید انور احمد شاہ ولد سید فضل احمد شاہ صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹینچ روڈ راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے:- 1- موروثی مکان واقع چک عبدالخالق ضلع جہلم مالیتی -/150000 روپے۔ جس کے ورثاء میری والدہ محترمہ ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں -2- ایک عدد پلاٹ برقبہ 10 مرلے واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی -/35000 روپے -3- ایک عدد سوزوکی کار خیبر ماڈل 1991ء مالیتی -/225000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30964 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید انور احمد شاہ ولد سید فضل احمد شاہ صاحب مرحوم راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد خان ولد یعقوب خان نیو کٹاریاں راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد قریشی وصیت نمبر 16247

مسل نمبر 34550 میں شاہینہ انور زوجہ سید انور احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 230 گرام 10 ملی گرام مالیتی -/110500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہینہ انور زوجہ سید انور احمد سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد خان ولد یعقوب خان نیو کٹاریاں راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد قریشی وصیت نمبر 16247

مسل نمبر 34558 میں دل محمد ولد محمد دین قوم بھٹی پیشہ دوکانداری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ ساڑھے چار مرلہ مالیتی -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد دل محمد ولد محمد دین امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گوندل وصیت نمبر 28846 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب گوئیکی صدر محلّہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب سندھو مقیم کینیڈا کو 6 دسمبر 2002ء کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بیٹی کا نام "نمود سحر" عطا فرمایا ہے۔ بچی میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عطا محمد صاحب گوئیکی حال کھاریاں کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح، لمبی عمر خدمت دین والی زندگی عطا فرمائے۔ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب دارالنصر ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم محمد انور صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی لڑکی کے تیرہ سال بعد مورخہ 29 نومبر 2002ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بیٹی کا نام علینہ کائنات تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک قسمت عمر دراز اور خادمہ دین ہونے کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم ڈاکٹر مبارک محمود اشرف چٹھہ صاحب سرجیکل رجسٹرار فضل عمر ہسپتال ربوہ ولد مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب چٹھہ شکور پارک ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ ڈاکٹر امۃ الحیٔ صاحبہ بنت مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کاہلوں آف راولپنڈی مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 2 دسمبر 2002ء کو بیت المبارک ربوہ میں مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر مبارک محمود اشرف چٹھہ صاحب مکرم چوہدری رحمت اللہ چٹھہ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گھنوکے چٹھہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری نذیر احمد باجوہ مرحوم آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ مکرمہ ڈاکٹر امۃ الحیٔ صاحبہ مکرم چوہدری نور محمد کاہلوں مرحوم آف چک چھور ضلع شیخوپورہ کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے آمین۔

ولادت

مکرم اطہر حفیظ صاحب فراز مربی سلسلہ اور مکرمہ عظمی اطہر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 10 دسمبر 2002ء بروز منگل پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "مصور احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچہ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن کا پوتا اور مکرم چوہدری زبیر عبدالباسط صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت وسلامتی نیک، صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ ضلع پشاور لکھتے ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 نومبر 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے حضور انور نے بچی کا نام "نائلہ کوثر" عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم سلطان شیر خانصاحب مرحوم سابق سپرنٹنڈنٹ فرنٹیئر کور پشاور و سابق انسپکٹر انصاراللہ مرکزیہ کی پوتی اور مکرم ریٹائرڈ صوبیدار میجر عبدالغفور خانصاحب حال کوئٹہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر صحت وسلامتی والی عطا کرے اور ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ساجد منور صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ شہر تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم میاں اللہ یار منور صاحب ولد مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب ساکن احمد نگر (ربوہ) 5 دسمبر 2002ء کی صبح فضل عمر ہسپتال میں نماز فجر کی ادائیگی کے دوران ہارٹ اٹیک ہونے سے وفات پا گئے آپ کی عمر 62 سال تھی۔ آپ 1956ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ اپنے مشہور خاندان ولہ رائے میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 5 دسمبر کو مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے احمد نگر میں پڑھائی۔ آپ کے بیٹے کی بیرون ملک سے آمد کی وجہ سے میت کو دارالضیافت میں رکھا گیا جہاں مورخہ 7 دسمبر 2002ء کی صبح مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ فہمیدہ منور صاحبہ کے علاوہ 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گھروں کو پھولوں سے سجائیں

گلشن احمد نرسری میں گلاب کی تازہ ورائٹی خوبصورت رنگوں کالا، سفید، پیلا، سرخ وغیرہ میں موجود ہے۔ نیز موسم سرما کے پھولوں کی نیریاں ورببیا، انٹرینیم، بجری وغیرہ دستیاب ہیں۔ رابطہ فون 215206-213306

(انچارج گلشن احمد نرسری۔ ربوہ)

نکاح

مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی نے مورخہ 26۔اکتوبر 2002 کو اپنے بھانجے ظہیر احمد صاحب ابن چودھری منیر احمد صاحب مرحوم آف دہاڑی کا نکاح مکرمہ عطیہ ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد مبشر صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ 75,000 روپے حق مہر پر بوستان کالونی لاہور میں پڑھا۔ مکرم ظہیر احمد صاحب چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر مرحوم کا نواسہ اور عطیہ ناصر صاحبہ مکرم جاوید برکت بھٹی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر آف لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں جانبین کیلئے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

میڈیکل رجسٹرار کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں میڈیکل رجسٹرار کی آسامی خالی ہے جو ڈاکٹر صاحبان خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ/امیر صاحب جماعت کی سفارش سے دفتر ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں۔ میڈیسن میں ہاؤس جاب اور تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

ان کو گریڈ 8285-310-4565 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار۔ N.P.A مبلغ -/500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس مبلغ -/1000 روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سیکورٹی گارڈ کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ کیلئے چند آسامیاں خالی ہیں۔ ایسے حضرات جو سیکورٹی کا تجربہ رکھتے ہوں اور ان کی عمر 45 سال سے کم ہو وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ لائیں۔ انٹرویو 23 دسمبر 2002ء بروز سوموار بوقت 00-9 بجے صبح ہوگا۔ وقت کی پابندی ملحوظ خاطر رہے۔ ریٹائرڈ فوجی حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تبدیلی نام

مکرم ہارون الرشید صاحب سکنہ بیوت الحمد کالونی ربوہ نے اپنی بیٹی ثمینہ مسرت کا نام تبدیل کر کے امۃ الرافع رکھا ہے۔ آئندہ سے اسے اس نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر احمد ناصر صاحب مربی ضلع جھنگ لکھتے ہیں کہ مکرمہ فرزانہ اکمل محمود صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد اکمل محمود صاحب جنرل سیکرٹری ضلع جھنگ مورخہ 27 نومبر 2002ء بروز بدھ بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئی ہیں۔ جھنگ میں خاکسار نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے میت ربوہ لائی گئی اور بعد نماز عشاء بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

مکرم رشید احمد ضیاء صاحب کارکن دارالقضاء تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب سدھو ابن مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ چند ماہ علیل رہنے کے بعد گوجرانوالہ ہسپتال میں مورخہ 28-12-2002 کو وفات پا گئے۔ اسی روز موسے والا میں مکرم محمود احمد کاشمیری صاحب معلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان موسے والا میں تدفین کے بعد انہوں نے دعا کروائی۔ مرحوم نے بوڑھی والدہ اور بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں، جو غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 4

لونگی (Lungi)

مکرم فولاد محمد کانو صاحب مربی سلسلہ نے لونگی میں اس جلسہ کا انعقاد کیا۔

سیکنڈری سکول کے طلباء وطالبات کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں کے لوگ بھی اس میں شامل ہوئے۔ مکرم کانو صاحب نے رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے پاکیزہ واقعات بچپن سے لے کر بعثت تک بیان کئے۔

جلسہ کی حاضری ساڑھے تین صد تھی۔ ایک غیر احمدی طالب علم نے مکرم فواد کانو صاحب کو بتایا کہ آج میں نے بہت کچھ سیکھا ہے کیونکہ خطاب بہت اچھا تھا اور معلومات سے پر تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 2002ء)

خون کا عطیہ دیکر قیمتی جانیں بچائیں۔

پنجاب اسمبلی، وزرائے اعلیٰ، سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور قائد حزب اختلاف

شمار نمبر	نام وزیر اعلیٰ	عہدے کی میعاد	نام سپیکر	عہدہ کی میعاد	نام ڈپٹی سپیکر	عہدہ کی میعاد	لیڈر آف دی اپوزیشن
1	نواب افتخار حسین ممدوٹ دو مرتبہ منتخب ہوئے	15 اگست 47 تا 6 نومبر 48ء 15 نومبر 48 تا 25 جنوری 49ء	شیخ فیض محمد	5 جنوری 48 تا 5 مئی 51ء	فضل الٰہی	5 جنوری 48 تا 25 جنوری 49ء	
2	میاں ممتاز خان دولتانہ فیروز خان نون میاں ممتاز خان دولتانہ سردار عبدالحمید خان دستی	15 اپریل 51 تا 3 اپریل 53ء 13 اپریل 53 تا 21 مئی 55ء 5 اپریل 51 تا 3 اپریل 53ء 21 مئی 53 تا 14 اکتوبر 55ء	ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین	5 مئی 51 تا 14 اکتوبر 55ء	سی ای سندرداس	18 دسمبر 51 تا 14 اکتوبر 55ء	افتخار حسین ممدوٹ 1951 تا 1955
3	ڈاکٹر خان صاحب سردار عبدالرشید خان نواب مظفر علی قزلباش	14 اکتوبر 55 تا 16 جولائی 57ء 16 جولائی 57 تا 18 مارچ 58ء 18 مارچ 58 تا 7 اکتوبر 58ء	چوہدری فضل الٰہی	20 مئی 56 تا 7 اکتوبر 58ء	سید میر علی شاہ	21 ستمبر 57 تا 7 اکتوبر 58ء	سردار بہادر خان 1956 تا 1958
4	شیخ مسعود صادق (لیڈر آف دی ہاؤس)	1962 تا 1965ء	مبین الحق صدیقی چوہدری محمد انور بھنڈر	16 جون 62 تا 4 جولائی 63ء 16 جولائی 63 تا 12 جون 65ء	سینئر ڈپٹی سپیکر محمد اسحاق خان ڈپٹی سپیکر سید مظفر علی شاہ	12 جون 62 تا 12 جون 65ء 12 جون 62 تا 12 جون 65ء	خواجہ محمد صفدر 1962 تا 1965
5	خان حبیب اللہ خان (لیڈر آف دی ہاؤس) ملک خدا بخش بچہ (لیڈر آف دی ہاؤس)	1965 تا 1966ء 1966 تا 1969ء	چوہدری محمد انور	12 جون 65 تا 25 مارچ 65ء	سینئر ڈپٹی سپیکر محمد جان خان ڈپٹی سپیکر احمد میاں سومرو یوسف علی شاہ	12 جون 65 تا 5 مئی 66ء 5 فروری 66 تا 23 مارچ 66ء 26 مئی 66 تا 25 مارچ 69ء	خواجہ محمد صفدر 1965 تا 1969
6	ملک معراج خالد ملک غلام مصطفیٰ کھر محمد حنیف رامے نواب صادق حسین قریشی	2 مئی 72 تا 12 نومبر 73ء 12 نومبر 73 تا 3 مارچ 74ء 15 مارچ 74 تا 15 جولائی 75ء 15 جولائی 75 تا 11 اپریل 77ء	شیخ رفیق احمد	3 مئی 72 تا 11 اپریل 77ء	قیم احمد خان	3 مئی 72 تا 13 جنوری 77ء	رحمت اللہ ارشد 1972 تا 1975 طالب حسین 1976 تا 1977
7	نواب صادق حسین قریشی	11 اپریل 77 تا 5 جولائی 77ء	چوہدری محمد انور بھنڈر	11 اپریل 77 تا 5 جولائی 77ء	قیم احمد	11 اپریل 77 تا 5 جولائی 77ء	سردارزادہ ظفر عباس
8	میاں محمد نواز شریف میاں محمد نواز شریف (نگران وزیر اعلیٰ)	9 اپریل 85 تا 30 مئی 88ء 31 مئی 88 تا 2 دسمبر 88ء	میاں منظور احمد وٹو	10 اپریل 85 تا 2 دسمبر 88ء	میاں مناظر علی رانجھا	10 اپریل 85 تا 30 مئی 88ء	مخدوم زادہ حسن محمود 1985 تا 1986 میاں افضل حیات 1986 تا 1988
9	میاں محمد نواز شریف غلام حیدر وائیں	2 دسمبر 88 تا 6 اگست 88ء 13 اگست 88 تا 8 نومبر 90ء	میاں منظور احمد وٹو	2 دسمبر 88 تا 7 نومبر 90ء	سردار حسن اختر موکل	2 دسمبر 88 تا 6 اگست 88ء	سردار فاروق لغاری 1988 رانا شوکت محمود 1988 تا 1990
10	غلام حیدر وائیں میاں منظور احمد وٹو میاں منظور احمد وٹو (نگران وزیر اعلیٰ) شیخ منظور الٰہی (نگران وزیر اعلیٰ)	8 نومبر 90 تا 25 اپریل 93ء 25 اپریل 93 تا 29 مئی 93ء 29 مئی 93 تا 18 جولائی 93ء 19 جولائی 93 تا 20 اکتوبر 93ء	میاں منظور احمد وٹو سعید احمد منیس	7 جولائی 90 تا 25 اپریل 93ء 4 مئی 93 تا 19 اکتوبر 93ء	میاں مناظر علی رانجھا عثمان عباسی	7 نومبر 90 تا 4 مئی 93ء 5 مئی 93 تا 28 جون 93ء	رانا اکرام ربانی 1990 تا 1993
11	میاں منظور احمد وٹو سردار عارف نکئی میاں محمد افضل حیات (نگران وزیر اعلیٰ)	3 نومبر 93 تا 16 نومبر 96ء 13 ستمبر 95 تا 3 نومبر 96ء 17 نومبر 96 تا 20 فروری 97ء	محمد حنیف رامے	19 اکتوبر 93 تا 19 فروری 97ء	میاں منظور احمد موہل	19 اکتوبر 93 تا 17 نومبر 96ء	میاں محمد شہباز شریف 1993 تا 1996
12	میاں شہباز شریف	20 فروری 97 تا 12 اکتوبر 99ء	چوہدری پرویز الٰہی	19 فروری 01 تا 20 جون 02ء	سردار حسن اختر موکل	19 فروری 97 تا 20 جون 01ء	سعید احمد خان منیس 1997 تا 2001
13	چوہدری پرویز الٰہی	نومبر 2002ء سے	چوہدری افضل ساہی	نومبر 2002ء سے	سردار شوکت مزاری	نومبر 2002ء سے	قاسم ضیاء۔ دسمبر 2002ء سے

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61

ضرورت پرنسپل برائے سکول

اسلام آباد، راولپنڈی میں ایک سکول کا انتظام چلانے کیلئے احمدی پرنسپل کی ضرورت ہے۔ اسلام آباد یا راولپنڈی کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔ جو احباب دلچسپی رکھتے ہوں وہ امیر صاحب اسلام آباد یا راولپنڈی سے تصدیق کروا کر اپنی درخواستیں بمعہ ضروری کاغذات درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

وقار احمد

3842Mira Loma Drive. santa Maria
CA 93455-3054 U.S.A

اگر آپ اپنا فریج نیا بنوانا چاہتے ہیں؟ ہمارے ہاں ڈینٹنگ اور سپرے پینٹ کا اعلیٰ انتظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ مکینیکل مرمت اور سپیئر پارٹس بھی موجود ہیں

نظام فریج سینٹر

گولبازار ربوہ فون 213398

ماربل کے خوبصورت کتبہ جات اور قبروں کیلئے تیار ماربل رعایتی قیمت پر دستیاب ہے۔

سکندر ماربل سٹور

یادگار چوک ربوہ طارق احمد فون: 213393

اکسیر اولاد نرینہ

مکمل کورس -/600 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PH: 04524-212434, FAX: 213966

نور پرنٹرز

لیٹر ہیڈ۔ بل بک۔ کیش میمو۔ انوائس۔ بزنس کارڈ شادی کارڈ۔ بروشر۔ سٹکر۔ لیبل۔ کیلنڈر۔ شیلڈ ایوارڈ۔ سکول بیج۔ کی رنگ۔ گفٹ آئیٹم وغیرہ۔

موبائل: 0303-6711369 رہائش: 04524-211352

E.mail: abdulmajidanwar@hotmail.com

آفس # 9، 4th فلور صابر پلازہ امین پور بازار فیصل آباد